سیدنا موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ

مفتی اسد الرحمن چشتی

حضرت ابوالحسن موسیٰ کاظم رحمہ اللہ کی ذات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے تمام خوبیوں کو ودیعت فرمایا تھا۔زندگی کی مشکلات میں صبر واستقلال کا دامن تھامنے والے،ظلم وستم پر خندہ پیشانی کا مظاہرہ کرنے والے، اپنوں و بیگانوں پر یکساں کرم نوازی فرمانے والے،محبتِ الٰہی سے سرشار ہوکر ذوقِ عبادت رکھنے والے، اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عملی تصویر، طبیعت میں تحمل مزاجی و بردباری، معرفتِ الٰہی کی منازل کو طے کرنے والے، راسخ العقیدہ، امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے سراپا ہدایت، زہد وتقویٰ کے پیکر اوراس کے علاوہ کئی خوبیوں اور محاسن کے حامل تھے۔خاندانی اوصاف اور خوبیاں آپ رحمہ اللہ کی زندگی کے ہر پہلو میں دکھائی دیتی ہیں، یہاں تک کہ لوگ آپ رحمہ اللہ کو عبد صالح کے لقب سے پکارا کرتے تھے۔

نام ونسب اور ولادت

حضرت موسیٰ کاظم رحمہ اللہ کی ولادت مبارکہ بروز اتوار بعد نمازِ فجر 7

صفر المظفر 128ھ بمطابق 745ء مکہ اور مدینہ کے درمیان مقامِ ابواء پر ہوئی ۔ آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ سیدنا موسیٰ کاظم، بن سیدنا جعفر صادق بن سیدنا محمد باقر بن سیدنا زین العابدین علی بن سید الشہداء حسین بن سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم۔

والد محترم اور والدہ محترمہ

آپ رحمہ اللہ کے والد محترم سیدنا جعفر صادق رحمہ اللہ اور آپ کی والدہ محترمہ سیدہ حمیدہ رحمہا اللہ ہیں، جو کہ سیدنا جعفر صادق رحمہ اللہ کی باندی تھیں اور ان کا تعلق بربری قوم سے تھا۔ سیدنا موسیٰ کاظم رحمہ اللہ کی والدہ محترمہ کا شمار تقدس واحترام اور زہد وتقویٰ کے اعتبار سے اس زمانہ کے بلند مرتبہ لوگوں میں ہوتا ہے۔

کاظم کا لقب

آپ رحمہ اللہ کا مشہور ومعروف لقب ''کاظم'' ہے، جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں متقی لوگوں کی صفات کا بیان کرتے ہوئے ''غصہ کو پی جانے والے'' کے الفاظ سے فرمایا ہے۔ اور اسکی وضاحت کرتے ہوئے امام عماد الدین اسماعیل ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ رحمہ اللہ کے ساتھ اگر کوئی برائی سے بھی پیش آتا تو آپ نہ صرف غصہ کو پی جاتے، بلکہ اس کے ساتھ ہمیشہ بھلائی ہی

فرماتے تھے، اس لیے آپ کو **کاظم** کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ اور امام ابن حجر مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بردباری اور درگزر کرنے کی وجہ سے آپ رحمہ اللہ کو **کاظم** کے لقب سے موسوم کیا گیا ہے۔

اساتذہ وتلامذہ

آپ رحمہ اللہ کے اساتذہ ومشائخ میں سب سے پہلا نام آپ کے والد محترم سیدنا جعفر صادق رحمہ اللہ کا آتا ہے۔ اس کے علاوہ عبدالمک بن قدامہ بن ابراہیم القرشی اور محدث مدینہ امام مالک بن انس المدنی رحمہم اللہ جیسے جلیل القدر لوگ شامل ہیں۔ اور شاگردوں میں ابوجعفر محمد دیباج بن جعفر صادق، علی العریضی بن جعفر صادق، ابوالحسن علی رضا بن موسیٰ کاظم، اسماعیل بن موسیٰ کاظم، حسین بن موسیٰ کاظم، ابراہیم بن موسیٰ کاظم، محمد بن اسماعیل بن مسلم بن ابی فدیک المدنی، اسماعیل بن عبداللہ الاصحی، ابوعبداللہ محمد بن اسحاق المخز ومی، محمد بن صدقہ العنبر ی، صالح بن یزید، سھل بن ابراہیم المروزی رحمہم اللہ کے علاوہ کثیر تعداد کو آپ رحمہ اللہ سے شرف تلمذ حاصل ہے۔

اخلاقِ کریمانہ

کسی شخصیت کا بلند مرتبہ ہونا اس کے کردار وعمل میں واضح دکھائی

دیتا ہے، اور آپ رحمہ اللہ کا شمار بھی ایسی ہی ہستیوں میں ہوتا ہے کہ جو اسوہ حسنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عملی تصویر تھے۔ آپ رحمہ اللہ جس طرح وصفِ عبادت میں مرتبہ کمال کے حامل تھے، اسی طرح اخلاقی محاسن واوصاف میں بھی دیگر لوگوں سے ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ آپ رحمہ اللہ کی عادت تھی کہ ہمیشہ درگزر سے کام لیتے، اور خلق خدا پر آسانی فرماتے۔ دشمن کو نہ صرف معاف کرتے، بلکہ مزید مہربانی وشفقت کا اظہار کرتے ہوئے اس کے لیے تحائف بھی بجھوایا کرتے۔ اگرچہ اس نے آپ رحمہ اللہ کو کتنی ہی زبانی وجسمانی تکلیف کیوں نہ پہنچائی ہو۔

بے مثال سخاوت

خطیب بغدادی رحمہ اللہ تاریخ بغداد میں اور ابن خلکان رحمہ اللہ وفیات الاعیان میں لکھتے ہیں کہ آپ رحمہ اللہ انتہائی سخی تھے۔ آپ کو ایک مرتبہ خبر ملی کا فلاں شخص نے آپ رحمہ اللہ کی غیبت کی اور آپ کو برا بھلا کہا ہے۔ بجائے اس کے کہ آپ اس کو برا بھلا کہتے، اس کی غیبت کرتے اور اس سے بدلہ کا مطالبہ کرتے، بلکہ آپ رحمہ اللہ نے ایک ہزار دینار کی تھیلی اس کی طرف بھیج دی۔ اور آپ رحمہ اللہ کا معمول تھا کہ دوسو، تین سو اور چارسو دینار کی تھیلیاں بنا کر رکھتے، اور اہل مدینہ میں تقسیم فرمایا کرتے تھے۔ اور لوگوں میں یہ بات مشہور تھی کہ جس شخص کہ پاس بھی سیدنا موسیٰ بن جعفر رحمہ اللہ کی تھیلی پہنچتی ہے تو وہ اس رقم سے

خوشحال ہوجاتا ہے۔

امام عماد الدین اسماعیل بن کثیر رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی کا غلام آپ کے لیے ایک پیالے میں حلوہ بطورِ تحفہ لے کر حاضر ہوا تو آپ رحمہ اللہ نے ایک ہزار دینار میں اس غلام کو پیالے سمیت خرید کر آزاد کر دیا۔ اور اس کا پیالہ بھی اسے دے دیا۔

آپ رحمہ اللہ کی دعا سے برکت

امام ذہبی رحمہ اللہ تاریخ اسلام میں لکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مغیث قرطی رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ جوانیہ کے مقام پر کھیرے اور خربوزے کی فصل لگائی، لیکن وہ کیڑے اور بیماری کی وجہ سے تباہ ہوگئی۔ جبکہ میں نے اس فصل پر ایک سو بیس دینار خرچ کیے تھے۔ میں پریشانی کے عالم میں بیٹھا تھا کہ میرے قریب سے سیدنا موسیٰ کاظم بن جعفر صارق رحمہا اللہ کا گزر ہوا تو آپ نے مجھے پریشانی میں مبتلاء دیکھ کر وجہ دریافت کی۔ میں نے اپنی مفلسی اور فصل کی تباہی کے متعلق بیان کیا تو آپ رحمہ اللہ نے اپنے غلام عرفہ سے فرمایا کہ اسے ایک سو پچاس دینار دے دو۔ پھر میرے لیے دعا بھی فرمائی۔ اس دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے دس ہزار درہم عطا فرمائے۔

خلیفہ ہارون رشید اور نسبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امام ذہبی رحمہ اللہ تاریخ اسلام میں حضرت عبدالرحمن بن صالح ازدی رحمہ اللہ سے بیان فرماتے ہیں کہ خلیفہ ہارون رشید نے جب روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری دی تو کہنے لگا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! اے میرے چچا کے بیٹے ! آپ پر سلام ہو۔ اس طرح خلیفہ حاضرین کے سامنے اپنے نسب پر فخر کر رہا تھا کہ میرا نسب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ملتا ہے۔ اتنے میں سیدنا موسیٰ بن جعفر صادق رحمہا اللہ تشریف لائے تو آپ نے ان الفاظ کے ساتھ بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سلام پیش فرمایا: اے میرے والد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ پر سلام ہو۔ تو خلیفہ ہارون رشید بھی کہنے پر مجبور ہو گیا کہ اے ابوالحسن رحمہ اللہ! آپ کا اس نسب پر فخر کرنا حق ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جس طرح آپ رحمہ اللہ کا تعلق و نسبت ہے، میرا بھی ویسا نہیں ہے۔

ادب گاہیست زیرِ آسماں، از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید، جنید و بایزید اینجا